تاثرات

شب و روز کی مسلسل گردش کے بعد رمضان کا مبارک مہینہ ہم پر پھر سایہ فگن ہو گیا ہے۔ اس میں اللہ کے نیک بندے روزہ رکھیں گے، قرآن کی تلاوت کریں گے، رات کو قیام کریں گے، تراویح پڑھیں گے اور یادِ خدا میں مشغول رہیں گے۔

گزشتہ قوموں کی دینی تاریخ کے جو اوراق ہم تک پہنچے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام قدیم قوموں نے جو کسی نہ کسی صورت میں روحانی اقدار سے آشنا رہی ہیں، ہمیشہ روزے کی برتری اور اہمیت کو مانا اور اس کا اعتراف کیا ہے۔ یہودی اپنے مذہب کے مطابق روزہ رکھتے تھے۔ عیسائیوں نے شروع شروع میں روزے کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا، اس لیے کہ حضرت مسیح کا قول ہے کہ جب دولہا موجود ہو، بارات بھوکی نہیں رہے گی عیسائیوں کے نزدیک اس قول کا مطلب یہ تھا کہ جب تک میں تم میں موجود ہوں اور تمھارا روحانی تزکیہ اور قلبی تطہیر کر رہا ہوں، اس وقت تک تمھیں مزید تزکیہ و تطہیر کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب حضرت مسیح اس دنیا میں نہ رہے اور عیسائی ان کی براہِ راست نگاہِ التفات سے محروم ہو گئے تو روزے کے التزام کو ضروری ٹھہرایا اور ایک خاص طریقے کے مطابق روزہ رکھنے لگے۔

اسی طرح بدھ مذہب میں بھی کسی نہ کسی نہج سے روزہ بنیادی جزوِ عبادت رہا ہے۔ ہندو مت بھی اس کی افادیت کا معترف ہے اور اپنے خاص نقطۂ نظر کے مطابق اس کو قربِ الٰہی کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ یعنی جب اسلام نے روزے کی فرضیت کا اعلان کیا، دنیا کے مختلف مذاہب کے لوگ اس سے آشنا تھے اور اپنے اپنے زاویۂ نظر سے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ چنانچہ قرآنِ مجید کا ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (البقرہ: ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیے گئے جو تم سے قبل ہوئے تھے۔

قرآن نے اس آیت میں واضح کر دیا ہے کہ روزے کی فرضیت صرف مسلمانوں ہی کے لیے خاص نہیں، اسلام سے پہلی قوموں پر بھی ان کی شرائع میں روزہ فرض تھا۔ مسلمانوں سے قرآن نے صراحتہً فرمایا کہ تم پر روزے کی فرضیت حصولِ تقویٰ کے لیے ہے۔ یعنی ایک شخص طلوعِ سحر سے لے کر غروبِ آفتاب تک محض خوشنودیٔ خدا کی غرض سے بھوک پیاس کی کلفتیں برداشت کرتا ہے، جب اللہ حکم دیتا ہے، وہ کھانا پینا شروع کر دیتا ہے، اور جب روکتا ہے، وہ اکل و شرب سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے، یقیناً اس سے روحانیت بیدار ہوتی ہے، قلب کی دنیا بدلتی ہے اور ذہن و فکر کے عالم میں تغیر رونما ہوتا ہے۔ عبادات میں، معاملات میں اور عمل و اخلاق میں ایسا انقلاب بپا ہو جاتا ہے جو اللہ کو مطلوب ہے۔ اور روزے کی فرضیت کا بنیادی مقصد یہی ہے۔